۲۱۔ رباعیات

پہلی بات : اب تک آپ نے بہت سی نظمیں پڑھی ہیں۔ نظم میں مصرعوں اور اشعار کی تعداد کم زیادہ ہوتی ہے۔ مثلاً آپ نے نظم ’خاکِ وطن‘ پڑھی ہے۔ اس میں گیارہ اشعار یا ۲۲ مصرعے ہیں۔ اب جو چھوٹی سی نظم آپ پڑھنے والے ہیں، اسے ’رباعی‘ کہتے ہیں کیونکہ یہ چار مصرعوں کی نظم ہوتی ہے۔ رباعی کے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرعے میں قافیہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی رباعی کے چاروں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ رباعی کہنے کے لیے ایک مخصوص وزن مقرر ہے۔ عام طور پر اس میں اخلاقی اور حکیمانہ مضامین بیان کیے جاتے ہیں۔

میر انیسؔ

جان پہچان : میر ببر علی انیسؔ ۱۸۰۱ء میں فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ وہ میر خلیقؔ کے بیٹے اور میر حسنؔ کے پوتے تھے۔ شاعری میں وہ اپنے والد کے شاگرد تھے۔ انیسؔ نے مرثیہ گوئی میں کمال حاصل کیا۔ ساتھ ہی رباعی کی صنف میں بھی نام کمایا۔ ۱۸۷۴ء میں ان کا انتقال ہوا۔

وہ موجِ حوادث کا تھپیڑا نہ رہا — کشتی وہ ہوئی غرق ، وہ بیڑا نہ رہا
سارے جھگڑے تھے زندگانی تک انیسؔ — جب ہم نہ رہے تو کچھ بکھیڑا نہ رہا

اکبرؔ الٰہ آبادی

جان پہچان : سیّد اکبر حسین اکبرؔ الٰہ آبادی ۱۶؍نومبر ۱۸۴۶ء کو الٰہ آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم ان کے والد کی نگرانی میں ہوئی۔ انھوں نے وکالت کا امتحان پاس کیا اور ترقی پاکر جج ہوئے۔ اکبر کی شاعری طنز و مزاح کی عمدہ مثال ہے۔ اسی کے ساتھ اس میں اخلاقی اور اصلاحی مقاصد بھی سامنے آتے ہیں۔ ان کی نظموں کے ساتھ رباعیوں میں بھی یہ خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ ۹؍ستمبر ۱۹۲۱ء کو الٰہ آباد میں ان کا انتقال ہوا۔

غفلت کی ہنسی سے آہ بھرنا اچھّا — افعالِ مضر سے کچھ نہ کرنا اچھّا
اکبرؔ نے سنا ہے اہلِ غیرت سے یہی — جینا ذِلت سے ہو تو مرنا اچھّا

یاسؔ یگانہؔ چنگیزی

جان پہچان : یاسؔ یگانہؔ چنگیزی کا اصل نام مرزا واجد حسین تھا۔ وہ ۱۸۸۳ء کو عظیم آباد (پٹنہ) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے دارالترجمہ، حیدرآباد میں بھی ملازمت کی۔ ’چراغِ سخن‘، ’آیاتِ وجدانی‘، ’غالب شکنی‘ ان کی شعری و نثری تصانیف ہیں۔ یاسؔ کے کلام میں لطیف جذبات کا اظہار بھی طنزیہ انداز میں ہوا ہے۔ ان کا انتقال ۹؍فروری ۱۹۵۶ء کو لکھنؤ میں ہوا۔

کس کام کا دل جو ہو خبر سے خالی — منہ میں ہے زباں مگر اثر سے خالی
ان عقل کے اندھوں پہ خدا رحم کرے — آنکھیں دو دو مگر نظر سے خالی

امجدؔ حیدرآبادی

جان پہچان : امجدؔ حیدرآبادی مشہور اور اہم رباعی گو شاعر تھے۔ وہ ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئے۔ ان کی رباعیوں میں اخلاقی مضامین کی کثرت ہوتی ہے۔ امجدؔ نے 'جمالِ امجدی' کے نام سے اپنی سوانح بھی لکھی ہے۔ ۱۹۶۱ء میں انھوں نے وفات پائی۔

ہر چیز کا کھونا بھی بڑی دولت ہے
بے فکری سے سونا بھی بڑی دولت ہے
افلاس نے سخت موت آساں کردی
دولت کا نہ ہونا بھی بڑی دولت ہے

معنی و اشارات

موجِ حوادث - حادثوں کا سلسلہ
بیڑا - بہت سی کشتیوں کا مجموعہ
بکھیڑا - اُلجھن، گڑبڑ
افعالِ مضر - بُرے کام

اہلِ غیرت - شرم والے
عقل کے اندھے - بے عقل
افلاس - غریبی

512ZZS

مشق

✤ ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ رباعی میں کتنے مصرعے ہوتے ہیں؟
۲۔ انیسؔ کس کے شاگرد تھے؟
۳۔ زندگی کے سارے ہنگامے کب ختم ہو گئے؟
۴۔ اکبرؔ نے کون سا امتحان پاس کیا؟
۵۔ اکبرؔ نے اہلِ غیرت سے کیا سنا ہے؟
۶۔ یاسؔ یگانہ نے کہاں ملازمت کی؟
۷۔ یاسؔ یگانہ نے عقل کے اندھے کن لوگوں کو کہا ہے؟
۸۔ امجدؔ کی سوانح کا کیا نام ہے؟
۹۔ دولت سے محرومی کو بھی شاعر نے دولت کیوں کہا ہے؟

✤ خالی جگہیں پُر کیجیے :

۱۔ کشتی وہ ہوئی غرق وہ .... نہ رہا
۲۔ جینا .... سے ہو تو مرنا اچھا
۳۔ منہ میں ہے .... مگر اثر سے خالی
۴۔ .... سے سونا بھی بڑی دولت ہے

عکس - برعکس

✤ رباعیات سے درج ذیل الفاظ کی ضد تلاش کیجیے :

موت ، رونا ، مفید ، عزّت ، بھرا ہوا ، ظلم ، پانا ، نرم ، مشکل

بول چال

✤ محاورے مکمل کیجیے :

۱۔ خطرے کی .... بجنا۔ (گھنٹی / بانسری)
۲۔ اُڑتی .... کے پَر گننا۔ (مینا / چڑیا)
۳۔ .... کو چراغ دِکھانا۔ (سورج / چاند)

لفظوں کا کھیل

'خال' کے ہم آواز پانچ الفاظ لکھیے۔

سرگرمی/منصوبہ :

اوپر دیے ہوئے شعرا کے علاوہ دیگر شعرا کی چند رباعیات اپنی بیاض میں نقل کیجیے۔